حق مہر کی شرعی مقدار اور سنت مہر کی تفصیل

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ شرعی لحاظ سے نکاح کا حق مہر کتنا ہے اور سنت کے مطابق حق مہر کتنا بنتا ہے؟

جواب

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی لحاظ سے نکاح میں حق مہر کم از کم دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (30 گرام 618 ملی گرام) ہے، اگر چاندی کے علاوہ کوئی اور چیز مہر میں دی جائے تو عقدِ نکاح کے وقت اُس چیز کا دس درہم یعنی دو تولے ساڑھے سات ماشہ چاندی کی قیمت کے برابر ہونا ضروری ہے، یہ مقدار کم سے کم ہے، اس سے کم مقدار چاندی یا اس سے کم قیمت کی کوئی چیز مہر نہیں ہو سکتی۔ ہاں البتہ اس مقدار سے زیادہ جتنا چاہیں مقرر کر سکتے ہیں، شرعاً اس میں کوئی ممانعت نہیں۔ جہاں تک سنت کے مطابق حق مہر کی مقدار ہے، تو روایات کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور زوجہ حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ، بقیہ تمام شہزادیوں اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اجمعین کا مہر پانچ سو (500) درہم تھا، یعنی 131 تولے اور 3 ماشے چاندی جو کہ تقریباً (1530 گرام 9 ملی گرام) بنتا ہے، مہر کی یہ مقدار سنت ہے، اگر حیثیت واستطاعت ہو تو مہر یہ مقدار مقرر کرنا مستحب ہے، ورنہ بہتر یہی ہے کہ ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق اتنا مہر مقرر کرے کہ جو وہ آسانی اور سہولت کے ساتھ ادا کر سکتا ہو، اُس پر بوجھ نہ ہو۔

مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم ہے، چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "اقل المھر عشرۃ دراھم مضروبۃ أو غیر مضروبۃ۔۔۔ وغیر الدراھم یقوم مقامھا باعتبار القیمۃ وقت العقد فی ظاھر الروایۃ" ترجمہ: کم از کم مہر دس درہم ہے خواہ یہ ڈھلے ہوئے ہوں یا بغیر ڈھلے ہوئے ہوں اور درہم کے علاوہ کوئی اور چیز مہر میں دی جائے تو ظاہر الروایہ

کے مطابق وہ نکاح کے وقت کی قیمت کے اعتبار سے اس کے قائم مقام ہوگی ۔ (الفتاویٰ الھندیۃ، جلد1، صفحہ302، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں : "کم سے کم مہر دس ہی درہم ہے یعنی دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی ۔ ۔ ۔ اور چاندی کے علاوہ اور کوئی چیز دے تو دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی کی قیمت معتبر ہوگی" ۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد12، صفحہ162، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ ہی میں سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں : "مہر شرعی کی کوئی تعداد مقرر نہیں، صرف کمی کی طرف حد معین ہے کہ دس درہم سے کم نہ ہو اور زیادتی کی کوئی حد نہیں، جس قدر باندھا جائے گا لازم آئے گا" ۔ (فتاوٰی رضویہ، جلد12، صفحہ165، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ فتاوی فیض الرسول میں فرماتے ہیں : "دس درہم چاندی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ کے برابر ہوتی ہے، لہٰذا اتنی چاندی نکاح کے وقت بازار میں جتنے کی ملے کم سے کم اتنے روپے کا مہر ہوسکتا ہے، اس سے کم نہیں ہوسکتا ۔ " (فتاوی فیض الرسول، جلد1، صفحہ712، شبیر برادرز، لاہور)

ازواج مطہرات کے مہر کی مقدار پانچ سو درہم تھی، چنانچہ صحیح مسلم شریف، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی، سنن کبری للبیھقی، سنن دارمی، مسند احمد، مستدرک للحاکم وغیرہ بہت سی حدیث کی کتابوں میں ہے : واللفظ لمسلم:
"عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أنه قال: «سألت عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كم كان صداق رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قالت: كان صداقه لأزواجه ثنتي عشرة أوقية ونشا. قالت: أتدري ما النش؟ قال: قلت: لا. قالت: نصف أوقية، فتلك خمسمائة درهم، فهذا صداق رسول الله صلى الله عليه وسلم لأزواجه»"

ترجمہ : حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج کا مہر کتنا ہوتا تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا : ان کا مہر بارہ اوقیہ اور نَش تھا ۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا : کیا تم جانتے ہو نَش کیا ہے؟ میں نے عرض کیا : نہیں ۔ فرمایا : آدھا اوقیہ ۔ تو یہ کل ملا کر پانچ سو درہم ہیں ۔ تو یہ رسول اللہ ﷺ کا اپنی ازواج مطہرات کے لیے مہر تھا ۔ (صحیح مسلم، جلد2، صفحہ1042، رقم الحدیث : 1426، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اس کے تحت شرح النووی علی مسلم میں ہے: "واستدل أصحابنا بهذا الحديث على أنه يستحب كون الصداق خمسمائة درهم والمراد في حق من يحتمل ذلك فإن قيل فصداق أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه و سلم كان أربعة آلاف درهم وأربعمائة دينار فالجواب أن هذا القدر تبرع به النجاشي من ماله إكراما للنبي صلى الله عليه وسلم لا أن النبي صلى الله عليه وسلم أداه أو عقد به والله أعلم" ترجمہ: ہمارے ائمہ نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ مہر کا پانچ سو درہم ہونا مستحب ہے، اور مراد یہ ہے کہ یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو اس کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر تو چار ہزار درہم یا چار سو دینار تھا، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اتنی مقدار نجاشی (حبشہ کے بادشاہ) نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت واکرام کے طور پر اپنے مال سے بطور ہدیہ ادا کی تھی، نہ کہ یہ مہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود مقرر فرمایا، یا اس کے ساتھ عقد کیا تھا۔ واللہ اعلم۔ (شرح النووی علی مسلم، جلد 9، صفحہ 215، دار احیاء التراث العربی۔ بیروت)

مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت ہے: "عن يحيى بن سعيد، قال: حدثني محمد بن إبراهيم، قال: «كان صداق بنات النبي صلى الله عليه وسلم وصداق نسائه خمس مائة درهم»" ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیوں اور ازواج کا مہر پانچ سو درہم تھا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 3، صفحہ 493، رقم الحدیث: 16373، مطبوعہ ریاض)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "عامہ ازواج مطہرات و بنات مکرمات حضور پُر نور سید الکائنات علیہ و علیہن افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات کا مہر اقدس پانچ سو درہم سے زائد نہ تھا۔۔۔ مگر اُم المومنین اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان خواہر جناب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ ان کا مہر ایک روایت پر چار ہزار درہم۔۔۔ دوسری میں چار ہزار دینار تھا کمافی المستدرک صححه الحاکم واقره الذهبی ولا یخالف هذا امامر من حدیثی ام المؤمنین وامیر المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنهما فان هذه الامهار لم یکن من رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه و سلم بل من ملک الحبشة سیّدنا النجاشی رضی اللہ تعالٰی عنه۔ جیسا کہ مستدرک میں امام حاکم نے اس کی تصحیح کی اور ذہبی نے اس کو ثابت مانا، اور یہ حضرت ام المؤمنین اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کا مخالف نہیں ہے کیونکہ یہ مہر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر نہیں کیا بلکہ حبشہ کے بادشاہ حضرت سیّدنا نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقرر کیا تھا۔ (ت) اور حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر اقدس چار سو مثقال چاندی۔" (فتاوی رضویہ، جلد 12، صفحہ 135، 136، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اوپر فتاوی رضویہ کے جزئیہ میں دوسری روایت کے مطابق چار ہزار دینار لکھا ہے جبکہ درست چار سو دینار ہے، یہاں کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ کتب حدیث میں "أربع مائة دينار" یعنی چار سو دینار کے الفاظ موجود ہیں۔ چنانچہ مستدرک للحاکم جس کا حوالہ خود اعلی حضرت علیہ الرحمۃ نے دیا، اس کی روایت میں ہے: "بعث رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم عمرو بن أمية الضمري إلى النجاشي يخطب عليه أم حبيبة بنت أبي سفيان، و كانت تحت عبيد اللہ بن جحش فزوجها إياه وأصدقها النجاشي من عنده عن رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم **أربع مائة دينار**" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس بھیجا تاکہ وہ ان کی طرف سے ام حبیبہ بنت ابو سفیان کے لیے نکاح کا پیغام دیں۔ وہ پہلے عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ تو نجاشی نے ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا اور ان کی طرف سے چار سو دینار مہر بھی خود ادا کیا۔ (المستدرک للحاکم، جلد 4، صفحہ 23، رقم الحدیث: 6771، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اور چونکہ اس وقت کے حساب سے چار سو دینار، چار ہزار درہم کے برابر تھے، تو اب یوں چار ہزار درہم کہہ لیں یا چار سو دینار کہہ لیں، بات ایک ہی ہے، لہٰذا اس اعتبار سے روایات میں کوئی اختلاف نہیں۔ چنانچہ مراۃ المناجیح میں ہے: "اس نکاح کے موقعہ پر خالد ابن سعید ابن عاص کے ذریعہ نجاشی نے بی بی ام حبیبہ کو حضور کی طرف سے پیغام نکاح دیا۔ ابرہہ لونڈی حضرت جعفر ابن ابی طالب اور دوسرے مسلمان نکاح میں شریک ہوئے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے نجاشی نے اور ام حبیبہ کی طرف سے خالد نے خطبہ نکاح پڑھا اور چار سو دینار یعنی چار ہزار درہم اپنی جیب سے نجاشی نے مہر ادا کیا"۔ (مراۃ المناجیح، جلد 5، صفحہ 79، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فتاوی امجدیہ میں ارشاد فرماتے ہے: "بہتر یہ کہ شوہر اپنی حیثیت ملحوظ رکھے کہ یہ اس کے ذمہ دین (یعنی قرض) ہے، یہ نہ سمجھے کہ کون دیتا ہے کون لیتا ہے، اگر یہاں نہ دیا تو آخرت کا مطالبہ سر پر رہا، اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنی ازواج مطہرات و بنات مکرمات کا مہر پانچ سو درہم باندھا، اگر چاہے تو یہ مقدار رکھے کہ سنت ہے"۔ (فتاوی امجدیہ، جلد دوم، صفحہ 144، مکتبہ رضویہ کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-719

تاریخ اجراء: 23 شوال المکرم 1446ھ / 22 اپریل 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net